بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

مقصدِ زندگی (سوچنے کی باتیں)

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں انسان کو ایک مقصد دے کر بھیجا ہے، اور ہم نے خود اپنے مقصد منتخب کیے ہوئے ہیں، ہماری عقل تو بہت چھوٹی سی ہے، ماں باپ اپنے بچے کو ایک مقصد دیتے ہیں، بیٹا تجھے ڈاکٹر بننا ہے، وہ سمجھتا ہے شاید میں پیدا ہی اسی لئے ہوا ہوں کہ مجھے ڈاکٹر بننا ہے۔ کسی کا ذوق ہے بیٹا تجھے انجینئر بننا ہے، وہ سمجھتا ہے شاید میں پیدا ہی اسی لئے ہوا ہوں کہ مجھے انجینئر بننا ہے، پھر اُس کو مقصد بنا کے چلتا ہے۔ ماحول ہمیں یہ مقصد دیتا ہے کہ دنیا میں شہرت تیرا مقصد ہے، عزت تیرا مقصد ہے، دولت تیرا مقصد ہے، اقتدار تیرا مقصد ہے، خواہشات کا پورا کرنا تیرا مقصد ہے۔

ساری دنیا کے انسانوں کے اندر کو دیکھا جائے، کنگھالا جائے، ان چند چیزوں میں مرد اور عورت اٹکے ہوئے ہیں اور اس کو مقصد بنا کے چل رہے ہیں، ہر آدمی شہرت کو چاہتا ہے، دولت کو چاہتا ہے، اپنی خواہشات کو پورا کرنا چاہتا ہے، لذتوں کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔ ان چیزوں کے گرد زندگی کا پہیہ بڑی تیزی سے گھوم رہا ہے۔ مال روڈ کا تاجر ہو، یا وہ صحرا کا صحرائی ہو۔ سب کے اندر کی خواہشات کا محور یہی چیزیں ہیں کمی اور زیادتی کے ساتھ۔ ہم نے ایسی چیزوں کو مقصد بنایا ہے جن کو اللہ نے ہمارا مقصد نہیں بنایا۔ اگر ہم بتانے والے سے پوچھ لیتے کہ آپ نے ہمیں کیوں بنایا ہے اور اس پر عمل کر لیتے تو مسئلہ حل ہو جاتا۔ دنیا کے دانشوروں سے پوچھا، آج کے ماحول کو اُستاد بنایا، ان بازاروں سے پوچھا، یونیورسٹیوں اور کالجوں سے پوچھا، دنیا کے علم تو اندھے ہیں۔ چاہے وہ ماسٹر کی ڈگری ہو یا ڈاکٹریٹ کی، یہ تو اندھے علم ہیں جو صرف اپنی ضرورت پورا کرنا بتاتے ہیں۔ پوچھو نہ کسی سائنسدان سے کہ میں اور آپ کیوں پیدا ہوئے ہیں، سائنس کی کسی کتاب سے کھول کر جواب دیجئے، تو وہ جاہل مطلق نظر آئے گا، بتا نہیں سکے گا کہ ہم کیوں پیدا ہوئے، اتنا بڑا سوال ہے میری زندگی کا اور اسی کو ہم نے ذہن نہیں دیا، دل نہیں دیا، دماغ نہیں دیا۔

ماں باپ نے بھی پیسے کی عظمت بٹھائی، سکول میں گئے تو ماسٹر نے پیسے کی عظمت بٹھائی۔ کالج و یونیورسٹی میں گئے تو پروفیسر نے دنیا کی عظمت بٹھائی۔ تو ہمارا مقصد ہی دنیا بن گیا یا دنیا سے متعلق چیزیں مقصد بن گئیں۔ بھئی یہ تو اُسکی مانتے جس نے بنایا ہے، ایک چیز میں بناؤں تو میرے ذہن میں ایک خاکہ ہوتا ہے کہ میں یہ کیوں بنا رہا ہوں۔ اللہ نے بنایا ہے، اللہ ہی کی مانتے کہ کیوں بنایا ہے تو سب کیلئے زندگی آسان ہو جاتی۔ لیکن ہم نے ان چیزوں کو مقصد بنایا ہے جن کو اللہ نے ہمارا مقصد نہیں بنایا ہے، نتیجہ کیا ہوا کہ ہماری محنت کا میدان غلط ہو گیا۔ غلط میدان میں چلنے والا کبھی اندر میں چین نہیں پا سکتا۔ ایک گاڑی مین سڑک پر جا رہی ہے۔ اچانک وہ مین سے ہٹ کر کچے راستے پر چل پڑے تو گاڑی بھی چیخ اُٹھتی ہے، گاڑی والے بھی چیخ اُٹھتے ہیں کہ مین روڈ سے گاڑی ہٹ گئی۔ اپنے راستے سے ہٹنا ایسے ہی ہے جیسا مین روڈ سے ہٹنا ہے اور کسی غلط راستے پر پڑ جانا ہے۔ جہاں کھڈے ہی کھڈے ہیں، مصیبتیں ہی مصیبتیں ہیں۔ آئندہ سلائیڈ میں مقصد اور ضرورت میں فرق بیان ہوگا انشاء اللہ

آئندہ سلائیڈز حاصل کرنے کیلئے ای میل کریں :- subscribe@islamic-portal.net

قرآن واحادیث کی تعلیمات کو تمام انسانوں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیں۔ جزاك اللّٰه www.islamic-portal.net